فرمایئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنے شرمگاہوں کی حفاظت کا اہتمام کریں، یہی ان کے لیے زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے، یقیناً اللہ پاک پوری طرح آگاہ ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔" نگاہیں پست رکھو، غیر محرم عورتوں کو نہ دیکھو، اس پرہیز گاری سے سکون حاصل ہوگا۔ آج بے پردگی، فلم، ڈرامہ، ڈش، کیبل اور مرد وزن کے اختلاط نے سکون برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ حکم تو یہ ہے کہ کوئی عورت سامنے آجائے تو "اصرف بصرک" "اپنی نظر فوراً پھیر لو" [صحیح مسلم کتاب الأدب ح ۲۱۵۹] لیکن آج درزی کی سلائی مشین، خرادیے کا خراد مشین، ڈرائیور کی بس اور دوکاندار کی دوکان؛ غرض ہر کمرشل چیز نیم برہنہ بے حیا عورتوں کی تصویروں سے آلودہ ہے۔ اگر کوئی سمجھائے تو نمازی شخص بھی یہ جواب دیتا ہے: کیا کروں کاروبار اسی طرح سجائے بغیر چلتی ہی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق "غیر محرم عورت پر پڑنے والی نظر شیطان کا زہریلا تیر ہے، جو دل کو زخمی کر دیتا ہے۔" آج نظروں کی آوارگی نتیجہ ہے کہ دل عشقیہ محبت کی غلاظت سے بھر گئے ہیں۔ اور اللہ، رسول ﷺ اور قرآن کی محبت سے خالی ہو گئے ہیں۔ سکون برباد ہو گیا ہے۔ نظروں کی آوارگی سے دل مردہ، ضمیر مردہ ہو گئے ہیں۔ روحانیت ختم ہو گئی ہے۔ شجاعت و بہادری، غیرت وحیا نہ رہی اور سکون چھن گیا۔ قلوب واذہان ہموم وغموم اور اضطراب وبیقراری سے بھر گئے ہیں۔

آیئے! سکون قلب کے لیے شافی علاج استعمال کریں اور وہ علاج ہے: ایمان وتقویٰ، اتباع سنت، اور خشیت الٰہی۔ یہ علاج اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سچی محبت، کتاب وسنت پر پختہ عمل اور عبادت واطاعت میں مشغول ہونا ہے۔ یہ علاج سو فیصد یقینی ہے، آزمائش شرط ہے۔

صحابہ کرامؓ کی سیرت پڑھیے ہر طرف سے اذیتیں، ہر جانب سے مصیبتیں، کئی کئی دن کی مسلسل بھوک، پر مشقت جہادی سفر، چوبیس گھنٹے میں کھانے کو صرف ایک دانہ کھجور!! اس کے باوجود ذہن پُر سکون، دل ہشاش بشاش، سجدے میں پڑ کے اللہ کی شکر گزاری کرتے اور کہتے: "یا اللہ ہم تیری ثنا خوانی کا حق ہی ادا نہیں کر سکتے۔ تو اس طرح ہے جس طرح تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے۔" انہوں نے صحیح طریقے سے سکون تلاش کیا، انہیں سکون مل گیا۔ ہم نے غلط طریقے اپنائے، ہم سکون پانے میں ناکام رہے۔ اللہ ہمیں اپنی سمت سیدھی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سلامتِ قلوب قسط:۲

# حاملین دین کی عزت وتوقیر

ڈاکٹر ابراہیم عبدالرحیم

یہ بات نصوصِ شریعت میں طے شدہ ہے کہ جس چیز کی حرمت دوگنی ہو' اس کو پامال کرنا زیادہ سنگین جرم ہے، بہ نسبت اس چیز کے جس کی حرمت اکہری ہو۔ اس قاعدے کو اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ انسان کا اپنے نفس پر ظلم وستم ہر جگہ، ہر وقت حرام ہے؛ لیکن اَشھرُ الحُرُم میں اس کی حرمت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ أَنْفُسَكُمْ﴾ [التوبة ٣٦] "سو ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کیا کرو۔"

بدکاری (زنا) خطرناک کبیرہ گناہ ہے، لیکن پڑوسن کے ساتھ بدکاری دس عام عورتوں سے بدکاری کرنے سے بڑھ کر سنگین ہے۔ کیونکہ اس میں اس گناہ کبیرہ کے ساتھ پڑوسی کے حقوق کی پامالی بھی شامل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "لأنْ يَزنيَ الرجلُ بعشرِ نسوةٍ أيسرُ عليه مِن أنْ يَزنيَ بامرأةِ جارهِ" [مسند الإمام أحمد ح:٢٣٩٠٥ عن المقدادؓ وصححه الأرنؤط و الألباني۔ الصحيحة ح:٦٥]

**اس اصول کی بنیاد پر سمجھ لینا چاہیے کہ اہل علم کی تحقیر وتنقیص کرنے والے کئی حقوق کو پامال کرتے ہیں:**

**{1} حق العام:** یعنی عام مسلمان کا حق، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "المسلمُ مَن سَلِمَ المسلمونَ مِن لسانِه ويدِه" [صحيح البخاري كتاب الإيمان باب ٤ ح:١٠، كتاب الرقاق باب ٢٦ ح:٦٤٨٤ عن عبدالله بن عمروؓ، صحيح مسلم كتاب الإيمان ١٢/٢ ح:٦٥ عن جابرؓ] "مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔"

**{2} حق الخاص:** جو خصوصی اہل علم کو حاصل ہے: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝﴾ [المجادلة ١١] "اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان لانے والوں اور جن کو علم دیا گیا' ان کے درجات بلند فرمائے گا۔" حضرت ابو الدرداءؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَن سلكَ طريقًا يلتمسُ فيه علمًا سلكَ اللهُ به طريقًا مِن طرقِ الجنةِ، وإنّ الملائكةَ لتضعُ أجنحتَها رضًا لطالبِ العلمِ، وإن العالمَ ليستغفرُ له مَن في السماواتِ ومَن في الأرضِ والحيتانُ في جوفِ الماءِ،

وإنّ فضلَ العالمِ على العابدِ كفضلِ القمرِ ليلةَ البدرِ علىٰ سائرِ الكواكبِ، وإنّ العلماءَ ورثةُ الأنبياءِ، وإنّ الأنبياءَ لم يورِّثُوا دينارًا ولا درهمًا وإنما ورثوا العلمَ ، فمَن أخذَهُ أخذَ بحظٍّ وافرٍ" [سنن أبي داوٗد ح:٣٦٤١، جامع الترمذی وقال حسن صحیح، سنن ابن ماجه ح:٢١٩ وصححه الألباني] ''جوکوئی ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم حاصل کرتا ہو اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے۔اور یقیناً فرشتے طالب علم پر رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے پر بچھاتے ہیں۔اور بیشک تمام آسمانوں اور زمین میں بسنے والی مخلوقات اور مچھلیاں بھی پانی کے اندر عالم دین کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔اور یقیناً عالم دین کو عبادت گزار شخص پر اتنی زیادہ فضیلت حاصل ہے جس طرح چاند کو دیگر ستاروں پر۔اور بلاشبہ علمائے دین انبیاءِ کرام کے وارث ہیں۔اور انبیاءِ کرام نے درہم و دینار وراثت میں نہیں چھوڑا؛ انہوں نے علم ہی کی وراثت چھوڑی ہے، پس جس کسی نے اسے حاصل کیا، اس نے بہت وافر حصہ حاصل کیا ہے۔''

حضرت ابوامامۃ الباھلیؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''فضلُ العالمِ على العابدِ كفضلِي علىٰ أدناكم" [جامع الترمذی ح:٢٦٨٥ وقال: حسن صحیح، وحسنه الألباني في تحقيق المشكاة ح:٢١٣] ''عالم دین کو عبادت گزار شخص پر اتنی زیادہ فضیلت حاصل ہے جس طرح مجھے (رسول اللہ ﷺ کو) آپ (صحابہؓ) میں سے ادنیٰ شخص پر حاصل ہے۔''

**{3} بزرگوں کا حق:** رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''لَيسَ منّا مَن لم يرحمْ صغيرَنا ويعرفْ شرفَ كبيرِنا" [مسند أحمد ح:٧٠٧٣، جامع الترمذی ح:١٩٢٠ عن أنسؓ، مستدرك الحاكم ح:٢٠٩ عن عبدالله بن عمروؓ، وقال: صحيح على شرطِ مسلم وصححه الألباني] ''جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگوں کی فضیلت کو نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

حضرت عبادہ بن الصامتؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ليسَ مِنّا مَن لمْ يُجِلَّ كبيرَنا ويرحمْ صغيرَنا ويعرفْ لعالِمِنَا حقَّه" [مسند أحمد ح:٢٢٨٠٧، مستدرك حاكم ح:٣٢١، وحسنه المنذري والهيثمي۔ جامع الأحاديث ح:١٩٥٣١] ''جو ہماری امت کے بزرگوں کا احترام نہ کرے، اور امت کے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور امت کے عالم کا حق تسلیم نہ کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

**{4} اولیاء وصالحین کا حق:** حدیث میں ثابت ہے کہ رب ذوالجلال نے خود ارشاد فرمایا: ''مَن عادىٰ لي